

پروفیسر ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری ☆

قرآن مجید کا جمالیاتی طرز اسلوب

اور سیرت نبوی ﷺ

جو باتیں بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے مختلف زبانوں میں مختلف اقوام کے لئے مختلف ممالک میں ہزار ہا سال تک اترتی رہیں وہ سب کی سب قرآن مجید میں محفوظ ہیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید فرقانِ حمید کے بعد کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہی، کیونکہ انسان کی ہدایت کی اور رہنمائی کی ان تمام باتوں کو جو پچھلی کتب میں نا تمام و نامکمل تھیں، قرآن مجید نے مکمل کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ قرآن مجید اپنے اندر ایسی جامعیت اور ایسا جمالیاتی طرز اسلوب رکھتا ہے کہ وہ مذہب جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے مقدس معمار نے ڈالی تھی۔ جس پر توحید نے قانون اور شریعت کی عمارت قائم کی تھی اور جس پر حضرت داؤد سلیمان علیہما السلام نے سیاست اور عدالت کے نقش و نگار بنائے تھے، اور جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حکمت کے جوہر سے جلا بخشی، قرآن مجید نے اس میں ابدی روح پھونک دی اور اسے درجہ تکمیل تک پہنچا دیا، اسلوب کے لحاظ سے غور کیا جائے تو اس قدر سوڑا اور حیرت انگیز ہے کہ بات دل میں اترتی چلی جاتی ہے اس کی ہر آیت میں خاص حسن پایا جاتا ہے اور قرآن مجید کی سحر بینائی اس کے صوتی حسن پر بھی انحصار کرتی ہے یہ اسلوب جمالیاتی حسن، جامعیت قرآن مجید میں ہر جگہ دکھائی

دیتی ہے۔ اسی اسلوب کا اعجازی پہلو یہ ہے کہ انسان اسے بار بار پڑھتے ہوئے بھی نہیں اکتاتا۔
اسی وجہ سے ہادی عالم، بجز صادق، معلم کائنات، شافع محشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبوں
میں:

ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔

بے شک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے۔

فرما کر بار بار اس کی طرف متوجہ فرماتے تھے۔ انسانی کلام بہت سے اختلافات سے بھرا رہتا ہے،
اس لئے اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ مسرت اور غم کی لحاظ میں طبیعت میں موزونیت پیدا ہو جاتی ہے
جس کا رنج و الم کی صورت میں کوسوں پتہ نہیں چلتا غرض مختلف اثرات ذہن انسان پر مرتب ہوتے ہیں۔
جن سے کلام متاثر ہوتا ہے۔ لہذا کلام انسانی کا اختلاف سے خالی ہونا ممکن ہی نہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں
ہے جو ہمیشہ برس تک ایک ہی اسلوب پر کلام کرتا رہے۔

اس میں فصاحت و بلاغت، طرز بیان طریق استدلال، نشاء کلام، جلالیاتی طرز اسلوب، نفسی
و موبتقی، شعری اوزان، غرضیکہ سارے اوصاف موجود ہیں، قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جو سارے اوصاف
سے متصف ہے، اور اس کے اسلوب میں کسی قسم کا فرق نہیں پایا جاتا۔ قرآن مجید کی آیات میں اپنے
جلالیاتی طرز اسلوب میں سیرت نبوی ﷺ کا تذکرہ ہو جو ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے محبت و تعلق سب سے مقدم اور اول ہے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کی چار بنیادوں کا تذکرہ یوں فرمایا
ہے۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَآخِذُوا بِهِ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١﴾

پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی حمایت کی اور اس کی مدد کی اور
اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے وہی فلاح پانے والے ہیں،
اس آیت مقدسہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کی چار بنیادیں بتائی گئی ہیں اور اس
کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ ایمان بالرسول، ۲۔ تعظیم رسول، ۳۔ نصرت رسول، ۴۔ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تعلق کی پہلی دو انواع میں مرکز و محور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باہر کات ہے، اور تعلق کی نوعیت ادبی اور فنی ہے۔ جب کہ دوسری دو انواع میں مرکز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات مبارکہ ہیں، اور تعلق کی نوعیت تعلیماتی، اتباعی اور عملی ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید نے ان چار انواع کو ایک خاص انداز اور ترتیب سے ذکر فرما کر یہ واضح کر دیا ہے کہ دین اسلام میں سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کا ادب، ان سے محبت اور اعتقاد و اعتماد کا تعلق قائم ہونا ہے اور بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور تعلیمات سے اطاعت و اتباع اور نصرت و عمل کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس امر کی تصریح بھی فرمادی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے:

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس

اجمعین۔ (۲)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میری ذات اس کے نزدیک اس کے والد اس کی اولاد اور دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

لن یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسه۔ (۳)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ہرگز صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میری ذات اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

ان احادیث مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ کمال تک محبت کرنا ایمان ہے اور اس کا فقدان نفی ایمان ہے۔

اس جگہ قرآن مجید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار تعلق بیان کئے ہیں، تعلق محبت، تعلق تعظیم، تعلق نصرت، اور تعلق اتباع، پہلے دو تعلق آپ کی ذات والا صفات سے ہے اور دوسرے دو کا تعلق تعلیمات سے یہی ایمان کی ترتیب ہے اور اسی پر کامیابی اور فلاح و نوزکا دار و مدار ہے۔ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے وابستگی، محبت، عشق، عزت و احترام، ہی ایمان کی علامت ہے۔ جب حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و شرک کے سامنے پہلی مرتبہ دین کی دعوت اور توحید کے پیغام کو رکھا تو کفار مکہ اور مشرکین نے اس پر آپ سے دلیل چاہی۔ قرآن مجید اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نے اس وقت جواب میں عقلی دلائل یا خارجی معجزات نہیں پیش فرمائے، بلکہ اپنی ذات مقدسہ کو توحید کی دلیل کے طور پر پیش کیا، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْكُمْ غُمُورًا مِّنْ قَبْلِهِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۴﴾

پس میں نے تمہارا رعبا ہڈی عمر کا کافی حصہ ہٹا دیا ہے کیا تم سوچتے نہیں ہو۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ کفار کو دعوت تو دین اور توحید باری تعالیٰ کی پیش کی گئی۔ مگر اس کی صداقت و حقیقت اور شہادت کی دلیل کے طور پر اللہ جل شانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور حیات مقدسہ کو پیش کیا، معلوم یہ ہوا کہ دین اسلام میں سیرت نبوی کی اہمیت تو اجاگر ہو ہی رہی ہے، مگر اہم پہلو یہ ہے کہ دین کی دلیل اول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا جا رہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ذات نبوی ﷺ اور سیرت محمدی ﷺ کی فضیلت و کمال اور عظمت و اہمیت اجاگر کرنے سے توحید کا اثبات اور دین اسلام کا تحقق ہو رہا ہے، اس مضمون کی دلیل یہ ہے کہ اگر تمہیں میری ذات پر اعتقاد و یقین ہے تو میری تعلیمات پر بھی اعتقاد کرو، اگر تم کو یقین ہے کہ میرا وجود تمام نفاہوں اور عیوب سے پاک ہے تو میری توحید دعوت کو بھی مان لو، جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذات عالی کو اس چالیس سالہ زندگی کی بنا پر جو انہوں نے نبوت کے اعلان سے پہلے دیکھی تھی قبول کر لیا اور اس پر اعتقاد کر لیا، جب کہ یہ خالصتاً ذاتی حوالہ تھا جسے پہلے تسلیم کر لیا گیا پھر جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماننے اور تسلیم کرتے چلے گئے۔ گویا توحید کی دعوت اور رسالت و نبوت سب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ثقاہت کی بنیاد پر قبول کروائی گئی۔ اس قرآنی طرز استدلال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین میں تعلق اول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مطلوب و مقصود ہے، پھر تعلیمات مقدسہ سے اسی طرح اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمانی فضیلت، دینی کردار اور رحمت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید کہتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ

بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكْعًا سُجَّدًا أَيُّعْتُونَ ۚ فَضَلَّامِينَ لِلَّهِ وَمِرَّةً ۚ (۵)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں،

آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدہ ریز ہوتے، وہ تلاش کرتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی۔

غور طلب بات یہ ہے کہ عبادت و اطاعت الہی اخلاص و اللہیت، اخلاق حسنہ اور جہاد اسلامی جیسے ایمانی محاسن اور دینی فضائل و عظمت کا ذکر بعد میں کیا گیا، اور انہیں اصل پہچان اور شناخت قرار نہیں دیا گیا بلکہ صحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اصل پہچان، شناخت، اور فضیلت و عظمت و السیدین معہ کہہ کر حضور ﷺ سے نسبت اور تعلق کو قرار دیا گیا ہے۔

یعنی وہ جماعت صحابہ اپنے تقویٰ، اطاعت و عبادت، اخلاق و جہاد اور تعلق مع اللہ جیسے فضائل و خصائل رکھنے کی وجہ سے صحابہ نہیں بنے ہیں اور نہ ہی ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانی طبقات پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ بلکہ ان کا اصل طرہ امتیاز والذین معہ یعنی معیت محمدی ﷺ ہے۔

یہ ان کا تعلق ذاتی تھا جو بہر حال عملی و تعلیمی تعلق سے افضل و اعلیٰ تھا۔

کیونکہ تعلیمی، عملی اور اجتماعی تعلق تو امت کے دیگر طبقات صالحین کو بھی میسر ہے۔ مگر جو ذاتی تعلق، صحبت و قربت، کاشرف صحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ملا وہ کسی اور کو نہ مل سکا، اور یہی ذاتی تعلق کائنات انسانی میں ان کے شرف و امتیاز کا باعث بن گیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے وہ یہودی جو بعد میں منافقین کہلائے بنیادی طور پر وحی اور اس کی تعلیمات کے قائل تھے، ان کے مطلقاً منکر نہ تھے تو حید باری تعالیٰ پر بھی یقین رکھتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی و عملی برتری اور عظمت و حرمت کا اقرار بھی کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اب بہت سے معتدل مزاج عیسائی اور غیر مسلم مصنفین و مورخین بھی آپ ﷺ کی ان خوبیوں کا اقرار کرنے لگے ہیں، لیکن ان تمام اقرار و اعتراف کے باوجود وہ دولت ایمان سے محروم ہیں، کیونکہ تو حید و رسالت اور آخرت حتیٰ کہ تمام اعتقادات اسلامی موجود ہوں مگر یواسطہ رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں تو سب کچھ عبث ہوگا، اسلام و ایمان کا راستہ ہی نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے نکلتا ہے اور اس نسبت محمدی ﷺ میں پھر رابطہ مقدم ہے اور رابطہ تعلیمات موخر ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے بارگاہ رسالت اور عمل و عبادت کے باہمی تعلق و تناسیب کو ایک خاص

حوالے سے یوں بیان کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ
لَا تَشْعُرُونَ ﴿٦﴾

اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی (ﷺ) کی آواز سے زیادہ بلند نہ کیا کرو، اور ان سے
اس طرح زور سے نہ بولو جس طرح آپس میں زور سے بولتے ہو، کہیں تمہارے اعمال
ضائع نہ ہو جائیں، اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

اس آیت کریمہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے، پہلا یہ کہ بارگاہ نبوی میں آواز بلند کرنے یا عام طریقہ
سے بلانے کی معمولی سی بے ادبی کی بھی ممانعت ہے، دوسرے یہ کہ اس معمولی بے ادبی سے زندگی کے تمام
اعمال صالحہ کا رت جاتے ہیں، تیسرے یہ کہ انسان کو اس بربادی کا شعور بھی نہیں ہو پائے گا۔ اب قابل غور
بات یہ ہے کہ ایک طرف زندگی بھر کے اعمال و عبادات ہیں دوسری طرف بارگاہ رسالت میں معمولی سی بے
ادبی، یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اعمال و عبادات دین کا تعلیماتی اور عملی پہلو ہیں اور تعلیم و تبحریم بارگاہ
رسالت ذات محمدی ﷺ سے تعلق کا جی اور ادبی پہلو ہے، اگر خدا نخواستہ بارگاہ نبوی میں ذرا سی بھی بے ادبی
ہو جائے تو زندگی بھر کے اعمال صالحہ غارت ہو جاتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ اس شخص نے ایک بار بے ادبی
کر کے نبی اکرم ﷺ کی ذات والامفات سے اپنے جی و عشقی اور ادبی و تعلیمی تعلق کا نفی کر دی اور یوں وہ
آپ ﷺ سے دور ہو گیا اور جب نبی اکرم ﷺ سے اس کا جی و ادبی اور قلبی رشتہ ہی نہ رہا تو آپ ﷺ کی
تعلیمات سے عملی رشتہ اور تعلق کی کوئی اہمیت و حیثیت باقی نہ رہی۔

قرآن مجید میں نبی ﷺ کیلئے دل نشین القاب و خطابات

یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ سارے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی آپ ﷺ کو نام
لے کر نہیں مخاطب کیا گیا، جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو ان کے ناموں سے مخاطب کیا جاتا رہا۔
کچھ قرآنی مثالیں پیش نظر ہیں:

إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كُنْ

اے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں۔

يُمُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ (۸)

اے موسیٰ! میں نے تجھے لوگوں میں سے چن لیا۔

يَا يُحْيِي خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۹)

اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ (۱۰)

اے زکریا! ہم آپ کو لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔

يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا - (۱۱)

اے نوح! ہمارے سلام کے ساتھ کشتی سے اترو،

قَالَ يَا دَمُّ اَنْتُمْ اَنْتُمْ - (۱۲)

اے آدم! انہیں اشیاء کے نام بتا دو۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ ﷺ کو

خصوصی القاب سے یاد فرمایا۔

چند قرآنی مقامات پیش نظر ہیں:

يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قُلْ ○ قُلِّمَ الْبَيْتِ إِلَّا قَلِيلًا (۱۳)

اے کئی اوڑھنے والے! رات کو قیام کر کے تھوڑے وقت کے لئے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ ○ (۱۴)

اے چادر پھیننے والے! اٹھ اور غافلوں کو تنبیہ فرما،

طه ○ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ○ (۱۵)

طہ! ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔

يَسِّس ○ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ (۱۶)

یسین! تم ہے قرآن حکیم کی بے شک آپ پرگزیدہ رسولوں میں سے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ (۱۷)

اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری دینے اور ڈانٹنے والا بنا کر بھیجا

ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ - (۱۸)

اے رسول! جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے پہنچا دیجئے۔

ان القابات میں کس قدر محبت کی چاشنی ہے ان الفاظ میں امت محمدیہ ﷺ کو یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ جب اللہ جل شانہ کی ذات خالق ہو کر اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو نام لے کر پکارا گیا تو نہیں کرتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو القابات و خطابات سے نوازی ہے تو افراد امت کے لئے بھی یہ لازمی ہے کہ اس معظّم و محترم ہستی کی بارگاہ میں محبت اور ادب و احترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

قرآن مجید میں سیرت نبوی ﷺ سے

محبت و عقیدت اور احترام کا انداز

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ^ق قَالَ أَلْقُرْآنُ ^ج وَأَخَذْتُمْ عَلَيَّ ^ح ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَبْنَا ^ج كَافٍ شَهْدًا ^ح وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ○ (۱۹)

اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب تم کو کتاب اور حکمت سے سرفراز کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے اس کتاب کی تصدیق کرنے والا جو تم کو دی گئی ہے تو تم اس رسول پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد لازماً کرو گے۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا عرض کیا ہم نے اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَخْمُودًا ○ (۲۰)

قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے۔

وَالنَّجْمِ إِذْ أَكْهَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
 الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو
 مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفْقَى الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ
 قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ
 الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتَسْمُرُونَهُ عَلَيَّ مَا بَعَثْتِي إِلَّا نَجْمًا
 أَخْرَجَنِي ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝ إِذْ يَغْشَى
 السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝ (۲۱)

ستارے کی قسم! جب وہ غائب ہونے لگے، تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ بچکے اور نہ وہ
 بھٹکے اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے، اس کا
 سکھایا اس سخت قوت والے، طاقت والے (فرشتے) نے، پھر اس نے قصد کیا (رسول
 ﷺ کے سامنے آیا) اور وہ سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ نزدیکی ہوا، پھر اور
 نزدیک ہوا، تو وہ کمان کے دو کناروں کے برابر رہ گیا، یا اس سے بھی کم تو اس نے وحی
 کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی جو اس نے دیکھا دل نے تصدیق کی، کیا جو اس نے
 دیکھا تم اس سے اس پر جھگڑتے ہو، اور تحقیق اس نے دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے
 نزدیک دیکھا ہے۔ اس کے نزدیک جنت المأویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا، جو
 چھا رہا تھا، آنکھ نے نہ کجی کی اور نہ وہ حد سے بڑھی۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ (۲۲)

آپ کی جان کی قسم! اب وہ اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے۔

وَمَا زَمَيْنَاكَ إِذْ زَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ زَمَىٰ۔ (۲۳)

اور جس وقت آپ ﷺ نے بھیجی تھی آپ نے نہ بھیجی تھی بلکہ اللہ نے بھیجی تھی۔

إِنَّ اللَّيْلِينَ يَنبَأِعُونَنَا إِنَّمَا يَنبَأِعُونَ اللَّهَ (۲۴)

بلاتشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں گویا اللہ کا ہاتھان کے ہاتھ پر ہے۔

أَلَمْ نُشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۖ

أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۖ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۖ ﴿۲۵﴾

کیا ہم نے آپ ﷺ کا سینہ نہیں کھول دیا اور آپ ﷺ سے آپ کا بوجھ اتار دیا، جس نے توڑ دی آپ کی پشت اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔

وَالضُّحَىٰ ۖ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۖ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۖ

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۖ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

فَتَرْضَىٰ ۖ ﴿۲۶﴾

قسم ہے آفتاب کی روشنی کی اور رات کی جب وہ چھا جائے آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ بیزار ہوا اور آخرت آپ کے لئے بہلی حالت سے بہتر ہے، اور عنقریب آپ کو آپ کا رب عطا کرے گا پس آپ راضی ہو جائیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۖ ﴿۲۷﴾

اللہ اور اس کے فرشتے رسول (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں اسے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ ﴿۲۸﴾

تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا ہرگز نہ سمجھنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو،

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ ﴿۲۹﴾

او اللہ ایسا نہیں ہے کہ جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان پر عذاب کرے۔

فَلَنذُرْكَ بِبَأْسٍ تَنْقَلِبُ فِيهِ ۚ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ ۗ فَلَنُؤَكِّدَنَّكَ قِبْلَتَكَ تَرْضَاهَا

مَقُولٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ ﴿۳۰﴾

ہم دیکھتے ہیں بار بار آپ ﷺ کا منہ آسمان کی طرف پھرنا تو ضرور ہم آپ کو قبلہ کی

طرف پھیر دیں گے، جسے آپ پسند کرتے ہیں، پس آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ۔ (۳۱)

نبی ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے اور اس نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

يَسْأَلُهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَأْتَرَفَعُونَ آصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالِكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (۳۲)

اے مومنو! نبی کی آواز پر تم اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور ان کے سامنے زور سے نہ بولو جیسے ایک دوسرے سے بلند آواز میں گفتگو کرتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو، بے شک جو لوگ اللہ کے رسول کے نزدیک اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے آزمایا ہے، ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

قرآن مجید میں سیرت نبوی ﷺ کا تعلیمیاتی انداز

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ (۳۳)

اور ہم نے آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝

وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ ۝ (۳۳)

اے کیزے میں لپٹے ہوئے (محمد ﷺ) کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈراؤ اور اپنے رب کی

بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور پلیدی سے دور رہو۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ (۳۵)

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول بھیجا جو ان لوگوں کو اس کی آیتیں پڑھ
کر سنانا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ یہ لوگ
اس سے پہلے مرتع گمراہی میں تھے۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ ۝ (۳۶)

یقیناً آپ کا خلق عظیم ہے۔

فَمَا رَحْمَةٌ مِّنَ اللَّهِ لِنَسْتِ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظًا قَلْبًا لَا
تُفَضُّوا مِن حَوْلِكَ ۚ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَا وَرَهُمْ فِي
الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ (۳۷)

پس یہ سب کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے، کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہو گئے ہیں اور اگر
آپ تند و سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے تو آپ انہیں
معاف فرما دیں اور اللہ سے ان کے لئے بخشش طلب کریں، ان سے معاملے میں
مشورہ لیتے رہئے۔ پھر جب آپ کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ ہی پر بھروسہ کیجئے
بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ
يُضِلُّوكَ ۚ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ
وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ
ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝ (۳۸)

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آپ ﷺ پر نہ ہوتی تو ان کی ایک جماعت نے قصد کر ہی لیا تھا کہ آپ کو بہکا دیں اور وہ نہیں بہکا رہے ہیں مگر اپنے آپ کو اور آپ ﷺ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے آپ پر نازل کی کتاب اور حکمت اور آپ ﷺ کو سکھایا جو آپ ﷺ نہ جانتے تھے ماورہے آپ پر اللہ کا بڑا فضل۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۹﴾

بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئے ہیں جو تکالیف تم کو پہنچتی ہے ان پر گراں گزرتی ہے، تمہارے لئے فراوانی کے طالب رہتے ہیں، اور مؤمنوں کے حق میں تو نہایت شفیق و مہربان ہیں۔

يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۴۰﴾ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿۴۱﴾

اے نبی! ہم ہی نے آپ کو گواہ اور خوش خبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَاَلَّذِينَ أَمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۴۱﴾

وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں، رسول نبی امی ﷺ کی، جسے وہ لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے پاس تو ریت میں اور انجیل میں وہ انہیں حکم دیتا ہے بھلائی کا اور انہیں روکتا ہے برائی

سے، اور ان کے لئے حلال کرتا ہے پاکیزہ چیزیں، اور ان پر حرام کرتا ہے ناپاک چیزیں، اور اتا رہے ان سے بوجھ اور طوق جو ان پر تھے بس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی حمایت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتا را گیا ہے۔ وہی فلاح پانے والے ہیں۔

لَقَدْ كُنَّا لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - (۴۲)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ عمل ہے۔

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید فرقانِ حمید کی جامعیت اور بحالیاتی طرز اسلوب کے تعلق و مناسبت سے جو آیات متدرس پیش کی گئی ہیں وہ اپنے اندر ایک توازن و تناسب، موزونیت اور نفسی رکھتی ہیں، یہ قرآن مجید کے بحالیاتی اسلوب کا پہلو ہے جو اپنے اندر خاص قسم کی معنوی وسعت بھی رکھتا ہے۔ اس کے لئے قرآن ذوقِ سلیم اور سیرت النبی ﷺ کے وجدان کی بیداری درکار ہے، یہ بات واضح رہے کہ زولِ قرآن مجید کا مقصد بھی انسانیت کی رہنمائی تھی اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت بھی اسی مقصد کے لئے ہوئی تھی۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے اسلوب بیان میں یہ رنگ کیوں رکھا گیا، ہم اسے نہ تو اتفاق کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی ادبی تصنع کا انداز، قرآن مجید ان تمام نقائص سے پاک ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کے تعلق سے بھی دین کے دیگر مضامین و عناوین کی طرح قرآن مجید ہی معیار ہے اور اسلامی تعلیمات کے مزاج کا صحیح تعین بھی قرآن مجید کے اسلوب و بیان سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن مجید احکام و تعلیمات نبوی ﷺ اور اخلاق و کردار محمدی ﷺ کے بیان کا سبب سے بڑا منبع اور عظیم مقصد ہے جس کے بعض منظر اس مضمون میں پیش کئے جا چکے ہیں۔



حواشیہ و حوالہ جات

- ١- القرآن کریم سورۃ الاعراف، ٢٣- سورۃ الانفال، آیت ٤٤، آیت ٥٤
- ٢- بخاری
- ٣- بخاری
- ٤- سورۃ یونس، آیت ١٦
- ٥- سورۃ الفتح، آیت ٢٩
- ٦- سورۃ الحجرات، آیت ٢
- ٧- سورۃ آل عمران، آیت ٥٥
- ٨- سورۃ الاعراف، آیت ١٢٣
- ٩- سورۃ مریم، آیت ١٢
- ١٠- سورۃ مریم، آیت ٤٤
- ١١- سورۃ ہود، آیت ٢٨
- ١٢- سورۃ البقرہ، آیت ٣٣
- ١٣- سورۃ المومل، آیت ٢١
- ١٤- سورۃ المدثر، آیت ٢١
- ١٥- سورۃ طہ، آیت ٢١
- ١٦- سورۃ التین، آیت ٣
- ١٧- سورۃ الاحزاب، آیت ٣٥
- ١٨- سورۃ المائدہ، آیت ٦٤
- ١٩- سورۃ آل عمران، آیت ٨١
- ٢٠- سورۃ بنی اسرائیل، آیت ٤٩
- ٢١- سورۃ النجم، آیت ١٤
- ٢٢- سورۃ الحجر، آیت ٤٢
- ٢٣- سورۃ الانفال، آیت ٤٤
- ٢٤- سورۃ الفتح، آیت ١٠
- ٢٥- سورۃ الشرح، آیت ١٠
- ٢٦- سورۃ النبی، آیت ٥١
- ٢٧- سورۃ الاحزاب، آیت ٥٦
- ٢٨- سورۃ النور، آیت ٦٣
- ٢٩- سورۃ الانفال، آیت ٣٣
- ٣٠- سورۃ البقرہ، آیت ١٢٣
- ٣١- سورۃ الاحزاب، آیت ٦
- ٣٢- سورۃ الحجرات، آیت ٣
- ٣٣- سورۃ الانبیاء، آیت ١٠
- ٣٤- سورۃ المدثر، آیت ٥١
- ٣٥- سورۃ الجمعہ، آیت ٢
- ٣٦- سورۃ القلم، آیت ٣
- ٣٧- سورۃ آل عمران، آیت ١٥٩
- ٣٨- سورۃ النساء، آیت ١١٣
- ٣٩- سورۃ التوبہ، آیت ١٢٨
- ٤٠- سورۃ الاحزاب، آیت ٣٥- ٣٦
- ٤١- سورۃ الاعراف، آیت ١٥٤
- ٤٢- سورۃ الاحزاب، آیت ٢١

قلوپطرہ®

روشن اور خوبصورت آنکھوں کے لئے

CLEOPATRA®

سُرمہ۔ سُرمی۔ کاجل

MANUFACTURES:

SHAMSI INDUSTRIAL COMPANY

® REGISTERD TRADE MARK.